سوال

(286) اجتماعی جنازے کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر ایک ہی وقت مرد و عورت کے پانچ سات جنازے جمع ہو جائیں تو سب کے لیے ایک نماز جنازہ کافی ہو گا ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ پڑھنی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر ایک جنازے پر الگ الگ نماز پڑھنی ضروری نہیں ہے۔ ایک ہی نماز کافی ہے اگر مرد و عورت دونوں کے جنازے جمع ہوں تو امام اپنے آگے پہلے مرد کا جنازہ رکھے مردوں کے بعد قبلہ کی جانب عورتوں کے جنازے رکھ کر نماز ادا کرے۔ ''قال مالک: أنه بلغه أن عثمان بن عفان وعبداللہ عمرو أبا ہریرۃ، کانوا یصلون علی الجنائز بالمدینۃ، والرجال والنساء، فیجعلون الرجال مما یلی الإمام، والنساء مما یلی القبلۃ،، (موطا مالک (24) ص: 200)، ''وأخرج ابوداود بسندہ، عن عَمَّارٌ، مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ، وَا بْنِهَا، فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ، وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَأَبُو قَتَادَةَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالُوا: «هَذِهِ السُّنَّةُ،، قال الشوکانی: ''سکت عنہ ابوداود والمنذرۃ ورجال إسنادہ ثقات، ورواہ النسائی وأخرجہ البیہقی، وقال: فی القوم الحسن والحسن وابن عمر وابو ہریرۃ ونحو من ثمانین نفسا من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وفی روایۃ البیہقی: أن الإمام فی ہذہ القصۃ ابن عمر، وفی أخری لہ، وللدار قطنی والنسائی من روایۃ نافع عن ابن عمر، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَجَعَلَ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَصَفَّهُمْ صَفًّا وَاحِدًا، الحدیث، وکذلک رواہ ابن الجارود فی المنتقی، قال الحافظ: إسنادہ صحیح،، انتہی (نیل الاوطار 110/4)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 450